جمهورية مصر العربية   ٦ شعبان ١٤٤٠ھ

وزارت اوقاف   ١٢ اپریل ٢٠١٩ء

مارکیٹ کے اصول وضوابط اور آداب

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لئے خرید وفروخت کو جائز قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کر سکیں اور اپنے مقاصد تک رسائی حاصل کر سکیں۔ ارشاد باری ہے: **{وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا}** "اللہ نے سوداگری کو حلال فرمایاہے اور سود کو حرام کیاہے"۔ اور ازل سے لوگوں کا یہ طریقہ کار رہاہے کہ وہ ایسے بازار لگاتے ہیں یہاں وہ اپنے منافع کا باہمی تبادلہ کرتے ہیں اور ان کے ذریعے اپنی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ قرآن حکیم کی آیات نے آکر اس حقیقت کو بیان کیاہے کہ یہ انسانیت کا ایک امتیازی وصف ہے، ارشاد خداوندی ہے: **{ وَما أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ}** "اور ہم نے آپ سے پہلے رسول نہیں بھیجے مگر وہ کھانا بھی یقینا کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے"۔ اور قرآن کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مشرکین کی اس بات کو بیان فرمایاہے: **{ وَقَالُوا مَا لِهَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الأَسْوَاقِ}** "اور انہوں نے کہا کہ اس رسول کو کیا ہوا ہے، یہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے"۔ اور اصحاب کہف کے واقعہ میں اللہ کریم ان کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: **{فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ}** " سو تم اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا یہ سکہ دے کر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ دیکھے کہ کون سا کھانا زیادہ حلال اور پاکیزہ ہے تو اس میں سے کچھ کھانا تمہارے پاس لے کر آئے"۔

اور یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ بازار حقیقی اسلام کی عملی تشکیل کا ایک انتہائی اہم مظہر ہے۔ اگر آپ کسی شخص کی طرزِ زندگی میں عبادت کا اثر دیکھنا چاہیں تو بازار چلے جائیں۔ اور اگر آپ کسی شخص کے حقیقی دیندار ہونے یا اس کے ظاہری دیندار ہونے کا فیصلہ کرنا چاہیں تو آپ خرید وفروخت جیسے معاملات میں اس شخص کے حالات کو جاننے کی کوشش کریں۔ اسی وجہ سے جب ایک آدمی نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گواہی دی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے نہیں جانتا اور میرا تجھے نہ جاننا تجھے کوئی نقصان نہیں دیتا، پس تم ایسے شخص کو لے کر آؤ جو تجھے جانتا ہو، لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں اس کو جانتا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اسے کسی چیز سے جانتے ہو؟ اس نے کہا: عدل وانصاف اور فضل واحسان کی وجہ سے، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آپ کا قریبی ہمسایہ ہے جس کی خلوت وجلوت اور باہر آنا جانا تم جانتے ہو؟ اس شخص نے کہا: نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آپ کے ساتھ درہم اور دینار کا معاملہ کرتا ہے جن سے شخص کی پرہیزگاری پر استدلال کیا جاتا ہے؟ اِس شخص نے کہا: نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سفر میں آپ کا ساتھی جس سے اچھے اخلاق پر استدلال کیا جاتا ہے؟ اس شخص نے کہا: نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس کو نہیں جانتے، اور پھر آپ نے اس شخص سے کہا: تم اس شخص کو لے کر آؤ جو تم کو جانتا ہو۔

خرید وفروخت کے معاملات حقیقی دینداری کو جھوٹی دینداری یا ظاہری دینداری سے جدا کر دیتے ہیں اور ان کے ذریعے ظاہری دینداری یا حقیقی دینداری واضح ہو جاتی ہے۔ زبان سے اللہ کا ذکر کرنے والے کتنے ہی ہیں جو صرف اس لئے ذکر کرتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو دھوکہ دے سکیں حالانکہ وہ اللہ کے ذکر سے سب سے زیادہ دور ہوتے ہیں۔ کتنے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ریاکاری اور ظاہری شہرت کے طور پر دین کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے تاکہ وہ اسے مال ودولت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا سکیں اور لوگوں کی دین سے محبت اور اہل دین پر اعتماد کا سہارا لیتے ہوئے اپنے سامان کو فروغ دے سکیں۔

ان نقلی صورتوں میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ بعض ایسے ناموں کا اطلاق کیا جاتا ہے جو ان مسمیات پر لاگو بھی نہیں ہوتے اور ان کا مقصد صرف لوگوں کو دیندار ہونے کا دھوکہ دینا اور دین کے نام پر تجارت کرنا ہے تاکہ مال ودولت حاصل کیا جاسکے حالانکہ حقیقت میں صورتحال اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے، ایسا کرنے والا شخص اپنے دین کو بھی نقصان پہنچاتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں بھی اسلام کی منفی تصویر پیش کرتا ہے۔ ارشاد باری ہے: {وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ * وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ} " اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس کی گفتگو دنیاوی زندگی میں تجھے اچھی لگتی ہے اور وہ اللہ کو اپنے دل کی بات پر گواہ بھی بناتا ہے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ اور جب وہ واپس لوٹتا ہے تو زمین میں بھاگ ڈور کرتا ہے تاکہ اس میں فساد انگیزی کرے اور کھیتیاں اور جانیں تباہ کردے، اور اللہ فساد کو پسند نہیں فرماتا"۔

اسلام نے بازاروں کے چند آداب اور اصول وضوابط مقرر کئے ہیں جن سے ایک مسلمان کا خرید وفروخت کے وقت مزین ہونا ضروری ہے۔ اور وہ چند آداب اور اصول وضوابط یہ ہیں: ۱- اللہ کا ذکر کرنا اور خوفِ خدا کو پیشِ نظر رکھنا: ایک مسلمان ہر حال میں اللہ کے ذکر کی پابندی کرتا ہے۔ اللہ کا ذکر زبان سے بھی ہوتا ہے اور اعضاء بدنیہ سے بھی۔ بازار کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ایک دعا ہے جو ہر مسلمان کو کہنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی: ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اسی کے لئے ہے، تمام تعریفیں اسی ذات کے لئے ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی، ساری بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اللہ تعالی اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا، اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دے گا اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا"۔

اور ہم اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ اللہ کا ذکر صرف زبان سے نہیں ہوتا، بیشک حلال کو تلاش کرنے اور حرام سے دور رہنے میں خوفِ خدا کو پیشِ نظر رکھنے سے بھی اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔

۲ - سچ بولنا اور جھوٹ سے بچنا: اصل تو یہ ہے کہ ایک مسلمان ہر حال میں سچ بولتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ} "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔ اور اِن حالات میں سے ایک حالت بازار میں خرید و فروخت کے وقت کی حالت ہے۔ ایک مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے سامان کو رواج دینے کے لئے جھوٹ بولے۔ سامان کو یہ جھوٹا رواج دینا دُنیا میں برکت کے ختم ہونے اور آخرت میں اللہ کی رحمت سے محروم ہونے کا سبب بنتا ہے۔ اور گناہ اِس وقت مزید بڑا ہو جاتا ہے جب اس کا نفس اسے اس بات پر اکسائے کہ وہ دوسرے کے مال کو حلال سمجھتے ہوئے جھوٹی قَسم اٹھائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "دو خرید و فروخت کرنے والوں کو اُس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں، پس اگر انہوں نے سچ بولا اور سامان کی وضاحت کر دی تو ان کی خرید وفروخت میں ان کے لئے برکت ڈال دی گئی اور اگر انہوں نے کسی عیب کو چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی خرید وفروخت سے برکت ختم کر دی گئی"، اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا ایک اور فرمان ہے: "تین آدمی ایسے ہیں کہ روزِ قیامت اللہ تعالی نہ تو ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ہی اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا: ایک وہ آدمی جس نے سامان پر قسم اٹھائی جس کی وجہ سے اسے اس کی قیمت سے زیادہ پیسے ادا کئے گئے حالانکہ وہ جھوٹا تھا، اور دوسرا وہ آدمی جس نے جھوٹی قسم اٹھائی تاکہ وہ اس کے ذریعے ایک مسلمان شخص کا مال حاصل کر سکے، اور تیسرا وہ آدمی ہے جس نے دوسرے کو ضرورت سے زائد پانی نہ دیا تو اللہ تعالی فرمائے گا: آج میں تم سے اپنے فضل کو روک لوں گا جیسے تم نے اس زائد چیز کو روک لیا جسے تیرے ہاتھوں نے تیار نہیں کیا تھا"، اور ایک روایت میں ہے کہ "جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے سامان کو فروغ دینے والا"، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جن نے ایسی قسم اٹھائی جس میں وہ جھوٹا ہے تاکہ وہ مسلمان شخص کا مال حاصل کر سکے تو وہ

اللہ سے اِس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہو گا"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے: "خرید وفروخت میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، یہ سامان کو فروغ دیتی ہیں اور برکت کو ختم کر دیتی ہیں"۔

۳- اسی طرح امانتداری، باہمی رضامندی اور ملاوٹ نہ کرنا بھی اصول وضوابط اور آداب میں سے ہے۔ امانتداری خرید وفروخت میں مکمل وضاحت کا تقاضا کرتی ہے تاکہ دونوں فریقین کے درمیان مکمل رضامندی حاصل ہو سکے، ارشاد خداوندی ہے: {إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنْكُمْ} "مگر یہ کہ وہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: "جب تم کوئی سامان خریدو تو اس کو ناپ تول کرلو اور جب تم کوئی سامان فروخت کرو تو ناپ تول کر دو"، سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو صحابہ میرا ذکر کرنے لگے اور میری تعریف کرنے لگے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تم سے بہتر جانتا ہوں" یعنی میں سائب کو تم سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ نے سچ فرمایا: آپ میرے ساتھ شراکت دار تھے اور آپ بہت ہی اچھے شراکت دار ہیں، آپ نہ تو دھوکہ دیتے ہیں اور نہ ہی بحث ومباحثہ کرتے ہیں"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوفِ خدا کو پیشِ نظر نہ رکھنے والے مُردہ ضمیر لوگ کو متنبہ کیا ہے اور ہر اس شخص کو بھی متنبہ کیا ہے جس کے خبیث نفس نے اسے لوگوں کو دھوکہ دینے اور ملاوٹ جیسے باطل طریقے سے ان کا مال کھانے پر اکسایا ہے۔ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "جس نے ہم سے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں یعنی وہ ہمارے طریقے پر نہیں ہے"۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراکت داروں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے کہ امانت اور صداقت ہی ان کے درمیان شراکت داری کی بنیاد ہے۔ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: " اللہ تعالی فرماتا ہے: میں دو شراکت داروں کا تیسرا ساتھی ہوں جب تک ان دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہ کرے اور جب اس نے خیانت کی تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں"۔

۴ - اسی طرح ترازو اور پیمانے میں کمی نہ کرنا بھی بازار کے آداب میں سے ہے، تطفیف کا معنی ہے لوگوں سے اپنا حق وصول کرتے وقت پورا پورا ناپ تول کرنا اور ان کا حق ان کو دیتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا، اور آج کل لوگ جن مختلف پیمانوں کے ساتھ معاملات کرتے ہیں انہیں اس پیمانے اور ترازو پر قیاس کیا جائے گا، اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ترازو کو عدل وانصاف کے ساتھ پورا کرنے کا حکم دیا ہے، ارشاد خداوندی ہے: {وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلا}، "اور ناپ تول پورا رکھا کرو جب تم ناپو اور جب سیدھے ترازو سے تولا کرو، یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی خوب تر ہے"۔ اور اس میں کمی کرنے والے کو وعید سنائی ہے: {وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ * الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ * وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ} "بربادی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے۔ یہ لوگ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیتے ہیں تو ان سے پورا لیتے ہیں۔ اور جب انہیں خود ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں"۔

اللہ کے نبی شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو لوگوں کو چیزوں گھٹا کر دینے اور پیمانے اور ترازو میں کمی کرنے سے ڈرایا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے اس کو بیان فرمایا ہے، ارشاد خداوندی ہے: {وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ} "اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں نے کہا: اے میری قوم ! تم اللہ کی عبادت کیا کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں،

بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آ چکی ہے سو تم ناپ اور تول پورے کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد بپا نہ کیا کرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ماننے والے ہو" ۔

۵ - اسی طرح بازار کے آداب میں سے ہے کہ دوسروں کے حقوق پر زیادتی نہ کی جائے، اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو اپنے بھائی کی خرید وفروخت پر خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایاہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید وفروخت پر خرید وفروخت نہ کرے" اور ایک روایت میں ہے: "وہ اپنے بھائی کی خرید وفروخت پر خرید وفروخت نہ کرے اور نہ ہی وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے یہاں تک کہ وہ اسے اجازت دے دے یا اس چیز کو ترک کر دے"۔ اور یہ خرید وفروخت کے بہت اعلی آداب میں سے ہے اور وہ شخص جو چیز خریدنا چاہتا ہے اسے اس کی قیمت کو زیادہ نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اسے اپنے بھائی کے سامان سے لوگوں کو متنفر کرنا چاہیے کہ وہ اس کے عیب بیان کرے تا کہ وہ اپنا سامان فروخت کر سکے۔

دوسروں کے حقوق پر زیادتی کی ایک صورت ذخیرہ اندوزی ہے جو لوگوں کے رزق سے کھیلنے کے مترادف ہے اور ملک اور لوگوں کے لئے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: " ایک غلط کار شخص ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے"، اور ذخیرہ اندوز ایک ایسا شخص ہے جس پر اس کی انانیت غالب آ جاتی ہے اور وہ ایثار و قربانی پر اپنی ذاتی ترجیح کو اختیار کرتا ہے اور وہ اس بات کو بھول جاتا ہے کہ ذخیرہ اندوزی اور اپنے مال سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے ذریعے وہ جو زیادہ نفع حاصل کرتا ہے وہ حرام مال ہے اور یہ حرام مال دنیا میں اس کے لئے تباہی اور آخرت میں لعنت اور رحمتِ خداوندی سے محرومی کا سبب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:" جس شخص نے مسلمانوں پر ان کے سامان خورد ونوش کو روکے رکھا تو اللہ تعالی اسے کوڑھی جیسی بیماری اور مفلسی میں مبتلا کر دے گا" اور دوسری جگہ آپ کا فرمان ہے: "جس شخص نے چالیس دن تک سامان خورد ونوش کو روکے رکھا تو وہ اللہ تعالی سے بری ہے اور

اللہ تعالی اس سے بری ہے، اور کسی ایک گھرانے میں بھی کوئی ایک شخص بھی بھوکا رہا تو اللہ تعالی ان سے بری الذمہ ہے"۔

اور ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ بازاروں کی نگرانی کرنا ریاست کے عمومی اختیارات میں شامل ہے ۔پیداوار سے ناجائز فائدہ اٹھانے، ذخیرہ اندوزی اور ملاوٹ جیسے تمام جرائم کو روکنے کے لئے متعین اداروں کے ساتھ تعاون کرنا فرض ہے کیونکہ اس منفی صورتحال کو ختم کرنا معاشرے کے لئے نفسیاتی امن وامان برقرار رکھنے میں بڑااہم کردار ادا کرتا ہے اور معیشت کو ترقی دینے، قومی اور بین الاقوامی سطح پر نمایاں مقام حاصل کرنے اور اشیاء میں مہارت حاصل کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اور ملاوٹ کا ملکوں کی معیشت کو تباہ وبرباد کرنے میں بڑااہم رول ہے۔

اور ہم اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ بازاروں کی نگرانی کرنا اور ان پر نظر رکھنا ان افراد کے لئے ایک بہت بڑی امانت اور ذمہ داری ہے جنہیں یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اور اللہ تعالی ہر شخص کو اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھے گا کہ کیااس نے اس ذمہ داری کی حفاظت کی یااس کو ضائع کر دیا۔

برادران اسلام!

لوگوں کا اپنے کھانے پینے اور ضروریات کو پورا کرنے میں پُر امن ہونا ایک ایسا انسانی اور معاشرتی مسئلہ ہے جو انسانی حقوق میں سرفہرست ہے کیونکہ جب تک انسان اپنے کھانے پینے اور علاج ومعالجہ میں پُرامن نہیں ہو گا اس وقت تک ایک باعزت زندگی کا تصور ناممکن ہے۔ ملاوٹ اور ذخیرہ اندوزی جیسی صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے کوششوں کا متحد ہونا ضروری ہے بالخصوص جب ملاوٹ اور ذخیرہ اندوزی کا تعلق اشیاءخورد ونوش اور علاج ومعالجہ کے ساتھ ہو تو اس وقت کوششوں کا متحد ہونا اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔

ایک تاجر جو اپنے دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا ہے، اس کی نماز، روزہ وغیرہ جیسی عبادات کا اثر اس کی سچائی اور امانتداری میں ظاہر ہوتا ہے۔ بہت سے روزے دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے سے صرف بھوک پیاس ہی ملتی ہے اور بہت سے رات کو اٹھ کر قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں اپنے رات کے قیام سے صرف تھکاوٹ اور بیدار رہنا ہی نصیب ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صادق وامین تاجر کے بلند مقام ومرتبے کے بارے میں خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: " صادق اور امین تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا"، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور فرمان ہے: "سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی کمائی ہے جو جب بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے، جب انہیں کے پاس کوئی امانت رکھی جاتی ہے تو وہ خیانت نہیں کرتے، جب وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے، جب کوئی چیز خریدتے ہیں تو اس میں عیب نہیں نکالتے، جب کوئی چیز فروخت کرتے ہیں تو اس کی بے جا تعریف نہیں کرتے، جب ان پر کوئی قرض ہو تو ٹال مٹول سے کام نہیں لیتے اور جب ان کا کسی پر قرض ہو تو اس کو تنگ اور پریشان نہیں کرتے"۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خبر دی ہے کہ سچا تاجر اُس دن اللہ تعالی کے عرش کے سائے میں ہو گا جس دن اللہ کے سایہء رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " سچا تاجر روزِ قیامت عرش کے سائے کے نیچے ہو گا"۔

آج ہمیں اس بات کی کتنی اشد ضرورت ہے کہ ہم سب عمومی اور جامع مصلحت کی خاطر باہمی تعاون کریں تاکہ ہم سب اس کا پھل حاصل کریں۔ ہر کوئی اپنے بھائی کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے۔ اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ سوداگر خریدار سے ایسے سچ بولے گویا کہ وہ خود ہی خریدار ہے اور خریدار سوداگر سے ایسے سچ بولے گویا کہ وہ خود ہی سوداگر ہے۔ اور یہ ایمان کی دلیل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔